۹۲/۷۸۶

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
دین ہست حسین دیں پناہ ہست حسین
حقا! کہ بنائے لا اِلٰہ ہست حسین

اے دل بگیر دامنِ سلطانِ اولیاء
یعنی حسین ابن علی جانِ اولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حسین پاک کے فدائیو!
قاتلانِ حسین کو پہچانو!

ناشر عالمی تحریک تبلیغ صداقت، اے ٹی ایس۔
حشمت نگر پیلی بھیت شریف
8923397416, 8307029706

''دیوبندیہ وہابیہ کی خارجیت''

۱۳ ھ ۶۰

حسین پاک کے فدائیو!

شِمر کے پُجاریوں یزید کے چیلوں سے ہوشیار

قاتلانِ حسین کو پہچانو

حُسینی خون کے پیاسے اب بھی موجود ہیں

وہابیہ دیوبندیہ یزید کی اولاد اور شمر کی نسل ہیں

پیارے سنی مسلمان بھائیو۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں اور آپ کو دینِ اسلام اور مذہب اہل سنت پر پختگی وتصلب مضبوطی کے ساتھ قائم رکھیں۔ آمین۔ ہر سنی مسلمان بھائی پر ٹھیک دوپہر کے آفتاب سے بھی زیادہ روشن طور پر یہ عقیدہ ضرور یہ مذہب اہل سنت واضح ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستارگانِ آسمانِ ہدایت ہیں اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سفینہ، نجات ہیں۔ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دامن کرم چھوڑے وہ رافضی ہے اور جو شخص اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غلامی سے منھ موڑے وہ ناصبی وخارجی ہے۔ یہ دونوں فرقے

اپنے عقیدہ کے سبب بحکم شریعت مطہرہ گمراہ و بد مذہب مستحق جہنم ہیں۔ ہدایت و نجات حضرات صحابۂ کرام و اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں کے اتباع و غلامی پر منحصر ہے۔ رافضی فرقہ تو قرنوں سے ہندوستان کے متعدد مقامات پر موجود ہے اور وہ لوگ سنیوں سے بالکل الگ تھلگ۔ اُن کی مسجدیں اہل سنت کی مسجدوں سے علیحدہ اُن کے قبرستان سنی مسلمانوں کے قبرستان سے جدا ہیں۔

لیکن اس زمانہ میں اُن سے بڑھ کر خارجیوں اور ناصبیوں کا فتنہ ہے۔ یہ خبثاء اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتے ہیں۔ سنّیوں کی مساجد میں نماز پڑھتے ہیں سنّیوں ہی کے قبرستانوں میں ان کی ناپاک لاشیں دفن ہوتی ہیں۔ یہ ملاعنہ تبلیغِ سنت کے پردہ میں ناپاک دیوبندی دھرم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور ردِّ روافض کا نام لے کر بے وقوف اور سادہ لوح سنیوں کو حضرات اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک شانوں میں گستاخیاں سنا رہے ہیں۔ اور اُن کے دلوں میں دشمنِ اہل بیت کی نحس بنیادیں جما رہے ہیں۔ یہ خارجی ناصبی وہی ہیں جو وہابیہ دیوبندیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اگر چہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ سے واضح وروشن ہے کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ انھیں ناصبیوں اور خارجیوں کی اولاد اور انھیں کے ہم اعتقاد ہیں۔

حضرت علامہ شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمختار کے باب البغاۃ میں

صاف صاف فرما دیا کہ وہابیہ زمانہ اُنھیں اگلے خارجیوں کی نسل ہیں۔ حضور پر نور امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصانیف مبارکہ میں صاف صاف روشن فرما دیا کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ اُنھیں خارجیوں کی ذریت اور اُنھیں کے ہم ملت ہیں۔ لیکن جب دیوبندیہ کا دھرم گرو رشید احمد گنگوہی فتویٰ دے چکا کہ معاذ اللہ ''خدا جھوٹ بول چکا'' اور ''وقوع کذب باری کے معنی درست ہو گئے'' یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹا ہے۔ تو اب ''کاذب بالفعل معبود'' کے پجاری جھوٹ کے پھنکے کیوں نہ لگائیں۔ جھوٹے خدا کے جھوٹے بندے دروغ کے جیتے سوئر کیوں نہ نگلیں اسی بنا پر تمام وہابیہ دیوبندیہ سُنّیت ہی کا دعویٰ کرتے ہیں نہ اپنے آپ کو وہابی کہتے ہیں نہ اپنا خارجی ہونا ظاہر ہونے دیتے ہیں۔ لیکن بقول حضرت حافظ شیرازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''نہاں کے ماند آں رازے کز وسازند محفلہا'' کفار وہابیہ مرتدین دیوبندیہ کا وہ مذہبی اصلِ اصول آخر کار ظاہر ہو کر ہی رہا۔ اور ۱۶؍ فروری ۱۹۳۷ء کو جونپور کی سب ججی کچہری میں امام الخوارج مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی اور مشہور کانگریسی مولوی دیوبندی وہابی حسین احمد اجودھیا باشی صدر مدرسہ دیوبند کے چیلوں نے جنکے نام یہ ہیں ۱۔ شیخ عبدالعزیز ۲۔ شیخ سلامت علی ۳۔ حافظ شیخ محمد اسمٰعیل ۴۔ شیخ محمد جمیل اُنچاس شیعوں پر ایک مقدمہ دائر کیا ہے اس کی دفعات نمبر ۱، ۲، ۳، ۴ اور استدعا دادرسی اُنھیں خبیث

خارجیوں کی ملعون عبارت میں حسب ذیل ہیں۔

نقل مطابق اصل بعدالت سب جج جونپور نمبر مقدمہ ۳۔ ۱۹۳۷ء

مدعیان مذکوران حسب ذیل عرض پرداز ہیں۔

دفعہ ا۔ مدعیان پابند مذہب اسلام ہیں اور اُس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو شیعہ بنوامیہ کہلاتا ہے۔

دفعہ ۲۔ مدعیان خلفائے بنی امیہ خصوصاً امیر المومنین امام المتقین سیدنا امیر معاویہ[1] وامام المومنین وسید المرسلین سیدنا حضرت یزید[2] بن امیر معاویہ علیہما السلام کو مسلمانوں کا امام واجب الطاعہ اور محفوظ عن الخطا مانتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین و معاندین کو جادۂ حق سے منحرف اور خطا کار جانتے ہیں۔

دفعہ ۳۔ مدعیان یعسوب المومنین وامیر الاشجعین حضرت عبدالرحمن[3] بن ملجم وسیدہ جعدہ[4] بنت الاشعث و حضرت فردوس مکان جنت نشان فاتح جنگ کربلا سید المومنین حضرت عبداللہ[5] بن زیاد وخلد آرام جنت مقام امیر العسکر شیخ التقی سید المومنین حضرت عمرو[6] بن سعد واسداللہ فی عصرہ امیر الجیوش القاہرہ حضرت شمر[7] ذی الجوشن ومرد صالح خیر البریہ فی عہدہ حضرت سنان[8] بن انس وخلد آشیان قدر انداز بے نظیر حضرت ابوایوب[9] غنوی علیہم السلام کو اپنا پیشوا ومحسن الاسلام والمسلمین سمجھتے ہیں۔ اور اُن کے مناقب بیان کرنے کو عبادت جانتے ہیں۔

دفعہ ۴۔ مدعیان نے ایک اشتہار شائع کیا تھا کہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء کو وہ

ایک جلوس جونپور میں نکالنا چاہتے ہیں جو مزار حضرت پیر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے اٹھیگا اور محلّہ جات شہر جونپور محلّہ دریہ و مفتی محلّہ و اجمیری مسجد تلہ ہوتا ہوا محلّہ بازار چہارسو سے زیر قلعہ ہوکر محلّہ بلوہ گھاٹ و سپاہ ہوتا ہوا جھنجھری مسجد پر ختم ہوتا۔ اور جلوس مذکور میں کتبے اور جھنڈے ہوتے جن پر نام نامی و اسم گرامی حضرات موصوفین متذکرہ بالا کے تحریر ہوتے اور جلوس مذکور میں حضرات مؤمنین کے مناقب وفضائل بیان کئے جاتے۔

دفعہ ۵۔ اشتہار مذکور شائع ہونے پر چند مدعا علیہم نے بطور نمائندگان شیعان جونپور صاحب مجسٹریٹ ضلع جونپور سے جاکر مدعیان کے جلوس کی بابت غلط بیانیاں کیں اور معترض ہوئے۔

دفعہ ٦۔ بموجب فرمان ملکہ معظّمہ وفرامین شاہان برٹش گورنمنٹ ہر اہل مذہب اپنے عقیدے کے مطابق اپنے پیشویان دین کی تعریف کرنے کا حق ہر شارع عام پر رکھتا ہے۔

دفعہ ۷۔ مدعا علیہم بلا وجہ جائز مدعیان کے حق سے منکر اور اس پر معترض ہیں اور بعض مدعا علیہم کے فعل ناجائز کی وجہ سے حکومت مقامی نے مدعیان (دوبارہ) کو جائز جلوس نکالنے سے رد کر دیا جسکے ذمہ دار مدعا علیہم ہیں۔

دفعہ ۸۔ مدعا علیہم بحیثیت قائم مقامان شیعان جونپور حسب آرڈر (۱) رول (۸) ضابطہ دیوانی فریق بنائے جاتے ہیں۔

دفعہ۹۔ بنائے مخاصمت نالش ہذا بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۳۷ء جبکہ چند مدعا علیہم بحیثیت نمائندگان شیعہ مجسٹریٹ ضلع سے غلط بیانی کی اور جلوس پر معترض ہوئے اندر حدود اختیار سماعت عدالت پیدا ہوئی۔

دفعہ۱۰۔ تعین نالش بغرض اختیار سماعت مبلغ پندرہ ہزار روپیہ ہے اور مبلغ ۱۵/ رسوم مقررہ ادا کیا جاتا ہے۔

استدعادادرسی حسب ذیل ہے۔

(الف) استقرار فرمایا جاوے کہ مدعیان مستحق ہیں کہ جب چاہیں اپنا جلوس شہر جونپور کے ہر شارع عام پر بالعموم اور بالخصوص مزار پرکی رحمتہ اللہ علیہ سے محلہ دریہ و مفتی محلہ و اجمیری و مسجد تلہ ہوتا ہوا بازار چہارسو سے زیر قلعہ کو محلہ بلوہ گھاٹ و سپاہ ہوتا ہوا جھنجھری مسجد پر جا کر ختم کریں۔ جس میں جھنڈے اور کتبے رہیں۔ جن پر نام نامی و اسمائے گرامی لیعسوب المومنین امیر الاشجعین۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ملجم و حضرت سیدہ جعدہ و دافع الفتنہ امیر الشام حضرت یزید بن معاویہ و حضرت فردوس مکان جنت نشان فاتح جنگ کربلا سید المومنین عبداللہ بن زیاد و خلد آرام جنت مقام امیر العسکر المومنین حضرت عمرو بن سعد و اسداللہ فی عصرہ امیر الجیوش القاہرہ حضرت شمر ذی الجوشن و مرد صالح خیر البریۃ فی عہدہ حضرت سنان بن انس وقدر انداز بے نظیر حضرت ابوایوب غنوی علیہم السلام تحریر رہیں اور جلوس مذکور میں ان حضرات کے فضائل و مناقب نظم و نثر میں بیان کریں۔

(ب) کل خرچہ مقدمہ مدعاعلیہم سے دلایا جائے۔

اسمٰعیل۔ عبدالعزیز بقلم خود محمد جمیل بقلم خود سلامت علی بقلم خود

عبدالعزیز بقلم خود

ہم عبدالعزیز مدعی وغیرہ تصدیق کرتا ہوں کہ کل مضمون عرضی نالش کا میرے علم ذاتی ومطالعہ کتب ہاے سے وباطلاع دیگراں جس کو میں سچ باور کرتا ہوں سچ ہے مقام تصدیق کچہری دیوانی جونپور ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء

اسمٰعیل بقلم خود　محمد جمیل بقلم خود　سلامت علی بقلم خود

عبدالعزیز بقلم خود

فدوی شیخ عبدالعزیز وغیرہ مدعیان۔ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء

دستخط حاکم

تعارف

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابی ہیں ان کی شان میں توہین و گستاخی کرنے والا گمراہ بد مذہب جہنمی ہے اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ان سے بیعت کر کے ان کی خلافت تسلیم فرمائی تو ان کی خلافت بھی حق و صحیح ہوگئی اور وہ شرعاً امیر المومنین ہو گئے۔ لیکن یزید پلید وہی خبیث ہستی ہے جس کے حکم سے میدان کربلا میں حضرات اہلبیت مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والثنا پر وہ ناپاک مظالم ڈھائے گئے جن کی یاد قیامت تک ایمان والوں کے دلوں کو خون رُلاتی رہے گی۔ عبدالرحمٰن بن ملجم اُس بدبخت اَشْقَىٰ هٰذِهِ الْأُمَّة کا نام ہے۔ جو خارجیوں ناصبیوں کا امام نافرجام ہے جس نے حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو نماز میں شہید کیا۔ جعدہ بنت اشعث اُس بے وفا و بد بخت عورت کا نام ہے جس نے بادشاہ بیگم بننے کے لالچ میں حضور بادشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرزند ارجمند سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا۔ عبداللہ بن زیاد وہ شقی مردک ہے جس کو یزید پلید نے حاکم کوفہ بنایا تھا۔ جس نے حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھوکا پیاسا رکھنے ظلم و ستم کے ساتھ شہید کرنے کے لئے میدان کربلا میں خبیث فوجیں بھیجیں۔ اور میدان

کربلا میں تمام ہولناک مظالم اُسی کے احکام کے مطابق ہوئے۔ عمرو بن سعد وہی حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خبیث وشقی ناخلف بیٹا ہے جو میدان کربلا میں لشکر اشقیا کا سردار تھا۔ جس نے جگر گوشۂ مصطفےٰ امام حسین شہید کربلا علی جدہ وعلیہ الصلا والثنا پر سب سے پہلے تیر چلایا۔ شمر ذی الجوشن اُسی اخبث کا نام ہے جس نے اپنی ناپاک تیغِ ستم سے نوجوانان جنت کے سردار سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذبح کیا۔ سنان بن انس وہی ولد الشیطان ہے جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین روز کے پیاسے حلقوم پاک پر نیزہ مارا۔ اسی کے ناپاک نیزے اور شمر خبیث کی ملعون تلوار کی ضربوں سے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک اعلیٰ علیین کو پرواز فرما گئی۔ ابو ایوب غنوی وہی بندۂ شیطان ہے جس نے اُس وقت جب کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم مبارک تیروں سے چھلنی اور نیزوں تلواروں سے قیمہ ہو گیا اور آپ گھوڑے پر سے فرش زمین پر تشریف لائے اور چشمانِ مبارک بند فرمائے ہوئے اپنے رب جل جلالہ سے راز و نیاز میں مشغول تھے تو اسی فرزندِ ابلیس نے تاک کر آپ کے دہن اقدس میں تیر مارا جو آپکے مبارک تالو میں پیوست ہو گیا۔ اور جب آپ نے وہ تیر نکالا تو خون کا فوارہ آپ کے دہن مبارک سے جاری ہو گیا۔

پیارے سنی مسلمانوں! اتنا اور سُن لو کہ تمھارے پیارے مذہب

اہلسنت میں حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکلکشا خیبر کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے نام یعسوب المومنین اور امیر الاشجعین بھی ہیں۔

یعنی ایمان والوں کے بادشاہ اور بہادروں کے سردار۔

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہرہ سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سیّدہ رکھا یعنی تمام جنتی عورتوں کی سردار۔

فردوس مکان ۔ جنت نشان ۔ خلد آرام ۔ جنت مقام ۔ ان چاروں لفظوں کے معنے جنت میں رہنے والا ۔ فردوس میں آرام کرنے والا ۔

حضرت سیدنا مولیٰ مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے **اَسَدُ اللّٰہ** یعنی اللہ کا شیر۔ **اَسَدُ اللہ فِی عَصُرِہٖ** کے معنے اپنے زمانے میں خدا کا شیر۔ **اَمِیْرُ الْجُیُوْشِ الْقَاھِرَہ** کے معنی زبردست اور غالب لشکروں کا سردار۔ **خَیْرُ الْبَرِیَّۃُ فِیْ عَھْدِہٖ** کے معنی اپنے وقت میں اللہ کی ساری مخلوقات سے بہتر۔ قدر اندازِ بے نظیر کے معنی تاک کر ٹھیک نشانے پر تیر مارنے والا۔ جس کا کوئی مثل نہیں۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو ! حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فدائیو۔ اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شیدائیو! عبد الشکور کاکوری اور

حسین احمد اجودھیا باشی صدر دیوبند کے ایسے خبیث چیلوں وہابیوں دیو کے بندوں خارجیوں ناصبیوں کی خباثت و بے ایمانی دیکھو یزید پلید کو ایمان والوں کا امام حتیٰ کہ معاذ اللہ سید المرسلین یعنی رسولوں کا سردار بھی کہہ دیا۔ حضرت مولیٰ علی مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک القاب یعسوب المومنین امیر الاشجعین۔ اونکے قاتل خبیث عبدالرحمٰن بن ملجم کو پھنٹا کر اوس مردود کو ایمان والوں کا بادشاہ اور اوس نامرد بزدل کمینے بد دین خارجی کو بہادروں کا سردار بتا دیا۔ جعدہ بنت اشعث خبیثہ کو سیّدہ کہکر اوسے جنت کی عورتوں کا سردا ٹھہرا دیا۔ ابن زیاد بدنہاد کو ایمان والوں کا سردار جنت میں رہنے والا۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خبیث و شقی بیٹے عمرو کو ایمان والوں کا سردار۔ جنتی اور پرہیزگاروں کا پیشوا شیخ التقی شمر مردود کو اپنے زمانے میں خدا کا شیر۔ غالب و زبردست لشکروں کا سردار سنان ولد الشیطان کو نیک مرد اور اپنے زمانے میں تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر۔ اور ابو ایوب غنوی کو جنتی اور قدرانداز بےنظیر کہکر ان سب کو علیہم السلام کہہ دیا۔ پھر اس ناپاک ملعون مقدمے کی استدعائے دادرسی میں بے ایمانوں نے صاف بک دیا کہ وہ جونپور میں ایک ناپاک جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ جس میں اُن خبثا دشمنانِ اہلبیت کے خبیث ناموں کے ساتھ وہ القاب جو دفعہ ۳۔ میں ذکر کئے گئے جھنڈوں اور کتبوں پر لکھے ہوئے ساتھ ہوں گے اور اوس میں اون اشقیاء کے ناپاک فضائل بیان کریں گے۔ اور اُن کے مناقب خبیثہ کے ملعون قصیدے

پڑھیں گے۔

کیوں سُنّی مسلمان بھائیو! اب تم کو یقین ہوا کہ شمر کی ذریت یزید کی اولاد سنان کے چیلے ہیں۔ حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک خون کے پیاسے خارجی و ناصبی اب بھی ہندوستان میں موجود ہیں۔ جو وہابیہ دیوبندیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان بیدینوں کے ڈکٹیٹر عبدالشکور کاکوروی اور حسین احمد اجودھیاباشی صدر دیوبند ہیں۔

اب تک ان خبیثوں نے اپنی خارجیت و ناصبیت کو تقیے کے پردے میں بہت ہی چھپایا۔ مگر آہ! آج ہمارے سُنّی بھائیوں کی بے حسی اور مذہبی بےحمیتی دیکھ کر ان مرتدوں کو کُھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ بے دینوں نے کھُلّم کُھلاّ یہاں تک بک دیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم "معاند" یعنی ہٹ دھرم اور گمراہ تھے والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

سُنّی مسلمانو! اگر تم واقعی سُنّی مسلمان ہو۔ اگر سچے دل سے صحابۂ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فدائی و شیدائی ہو تو حسین پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاک مبارک خون کا واسطہ اپنے حسینی ہونے کا روشن ثبوت دو۔ ان بے دین یزیدیوں شمریوں وہابیوں دیو کے بندوں پر لعنت کرو۔ ان سے بحکم شریعت قطعاً مقاطعہ اور بائیکاٹ کرلو۔ اور جو ایسے تمام مردودوں مرتدوں کے ساتھ صلح واتحاد اور دوستی و اتفاق کی تلقین و تبلیغ کررہی ہیں۔ ان ساری کمیٹیوں

سے قطعاً علیحدہ ہو جاؤ۔ اوسی ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم اور سچے دین اسلام و مذہب اہلسنت پر پختگی و مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رہو۔ قادیانیوں چکڑا لویوں بابیوں بہائیوں نیچریوں روافض وغیرہم بے دینوں بد مذہبوں بالخصوص ان خارجی کتّوں وہابیوں دیو کے بندوں سے بچو۔ اللہ توفیق بخشے۔ امین۔

سلام بحضور

سید الشہداء امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا

رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

از: حضرت مولٰینا سید عبد الباری معنی اجمیری شہزادہ غریب نواز اجمیر معلّٰی (علیہ الرحمۃ والرضوان)

اے محمد کے جگر پارے سلام اے علی کی آنکھ کے تارے سلام
بندگی اے فاطمہ کے لاڈلے اے حسن کو جان سے پیارے سلام
اے امام دین و دنیا اے حسین اے فروغ مشرقین و مغربین
یادگارِ عظمت بدر وحنین اُمّت اِسلامیہ کے نورِ عین

اے محمد کے جگر پارے سلام

بار یابِ لامکاں تیری نگاہ تیرا دل حُسن ازل کی جلوہ گاہ
تیرا جسم نازنیں خلقت پناہ تیری جان پاک شرح لا اِلٰہ

اے محمد کے جگر پارے سلام

اے شرف بخشِ جہانِ ہست وبود نازش انسانیت تیرا وجود
تیرے درپہ جبہ سا چرخ کبود ہر فرشتہ تجھ پہ پڑھتا ہے درود

اے محمد کے جگر پارے سلام

مرتضٰی تیری امامت پرگواہ سیدہ تیری سیادت پُرگواہ
کربلا تیری شجاعت پرگواہ آسماں تیری شہادت پر گواہ

اے محمد کے جگر پارے سلام

تیری چوکھٹ آسمانوں سے بلند عرش اعظم تک رسا تیری کمند
تجھ کو پہنچائے گئے پیہم گزند تورہا پھر بھی وفا پر کاربند

اے محمد کے جگر پارے سلام

تونے کھائے پیاس میں داغوں پہ داغ تیرا سینہ بن گیا زخموں سے باغ
سارے شہزادے گئے جب دے کے داغ تو ہی تھا جس کا نہ اُلٹا دل دماغ

اے محمد کے جگر پارے سلام

تونے بنیادیں ہلا دیں جبر کی انتہا تونے دکھادی صبر کی
تیری فطرت میں تھی بخشش ابر کی کیمیا ہے خاک تیری قبر کی

اے محمد کے جگر پارے سلام

تونے سب کو درس آزادی دیا تجھ سے دنیا نے سبق دیں کا لیا
آبِ خنجر پیاس میں تونے پیا سرخرو اسلام کو تونے کیا

اے محمد کے جگر پارے سلام

تونے اے دانائے رمز کائنات دے کے جاں سمجھا دیا رازِ حیات
دستِ فاسق میں دیا تونے نہ ہاتھ تا ابد اونچی رہے گی تیری بات

اے محمد کے جگر پارے سلام

مرحبا اے فی سبیل اللہ قتیل زندہ دارِ اسوۂ ابن خلیل
تیرا نقشِ پا، رہِ حق کی دلیل تیرا خون پاک اُمت کا وکیل

اے محمد کے جگر پارے سلام

معنی مسکین اے شاہِ انام تیرے روضے کے غلاموں کا غلام
عرض پیرا ہے بآداب ِتمام تجھ پہ اور تیرے رفیقوں پر سلام

اے محمد کے جگر پارے سلام
اے علی کی آنکھ کے تارے سلام
بندگی اے فاطمہ کے لاڈلے
اے حسن کو جان سے پیارے سلام

رضی المولیٰ تعالیٰ علیہم اجمعین